آر۔سی۔سپرول بچانے والے ایمان پر

جان۔ڈبلیو۔روبنز

وجوہات میں سے ایک کہ انجیل قدامت پسند پٹسٹ اور پریسبا ئٹرین کلیسیاوں سے غائب ہوچکی ہے یہ اُن کے اساتذہ کی کلام سے لیے گئے نظریات کی ناکامی، یہاں تک کہ ناپسندیدگی ہے۔کوئی ایک اکیلے ایمان کے وسیلہ سے مرکزی بائبلی تعلیم کی واجبیت سے مناسب طور پر سکھا یا موثر طور پر حفاظت نہیں کرسکتا جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ دونوں ایمان اور واجبیت کیا ہیں۔آر۔سی۔سپرول ریفارمڈ سرکلز میں بے انتہا اثر رکھتا تھا، اور بد قسمتی سے وہ قدامت پسند کلیسیاوں میں پائے گئے بچانے والے ایمان کے بارے ایک سنجیدہ ابتری کی مثال ہے۔اُس کی منسٹری لیگونیر منسٹریز، معقولیت پسند (نیو ئیو گلٹ) تحریک کی طرف سے بولنے والے شخص کی اُس کی اشاعت اور کانفرنس میں ترقی دے چکی ہے۔اُس کا بیٹا، آر۔سی، سپرول، جے آر۔ کا تعلق ڈگلس ولسن نیو ئیو گلٹ عقیدے، ریفارمڈ اور اونجیلیکل کلیسیاوں کے ساتھ ہے، اور اسی طرح سپرول کا۔

(مئی 2001 میں دی ٹرینٹی رویو نے ایک مضمون کی اشاعت کی جو ڈاکٹر گریسٹر مہمل دعویٰ کو جھوٹا ثابت کرتا ہے، جو ٹیبل ٹاک میگزین میں شائع ہوا، جس میں تھامس اکوئنس ایک پروٹیسٹنٹ تھا۔) لیکن وہ جسے زیادہ تر نہیں سمجھتے وہ یہ کہ ان سب لوگوں کی الہیات اُن کے رومن کیتھولک فلسفہ سے بگڑ چکی ہے۔

یہاں آر۔سی سپرول کی 1996 کی کتاب، 'اب یہ اچھا سوال ہے' سے ایک مہلک اثر کی تشریح ہے، ایک فلسفہ جو الہیات کو خراب کررہا ہے۔ڈاکٹر سپرول کے مضمون کو بھی لیگونیر منسٹریز کی ویب سائٹ پر شائع کیا گیا ہے۔میری آراء پھیلی ہوئی ہیں۔

ایمان کیا ہے؟

سپرول: میرے خیال میں ایمان کا سارا تصور اُن زیادہ تر غلط طور پر سمجھے گئے نظریات میں سے ایک ہے جسے ہم رکھتے ہیں، اِسے غلط طور پر نا صرف دُنیا سے سمجھا گیا بلکہ خود کلیسیا سے بھی۔

روبنز: ڈاکٹر سپرول بالکل درست ہیں۔ایمان بلاشبہ ایک نظریہ ہے جسے دونوں دُنیا اور کلیسیا نے غلط طور پر سمجھا۔

سپرول: ہمارے کفارے کی بنیاد، جس میں ہم خدا کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جاتے ہیں، ایمان کے وسیلہ سے ہے۔بائبل لگاتار ایمان کے بارے ہم سے بات کررہی ہے، اور اگر ہم اِسے غلط طور پر سمجھتے ہیں، تو ہم بڑی مشکل میں ہوتے ہیں۔

روبنز: ڈاکٹر سپرول درست ہے کہ بائبل ہر دم ایمان کی بات کرتی ہے، اور پاسٹر اور کلیسیائیں گہری مشکل میں ہیں کیونکہ اُنھوں نے بائبل کو نہیں سُنا۔اِس مضمون میں، ڈاکٹر سپرول خود کسی چیز بارے بات کرنے سے قاصر ہے جو بائبل ایمان کے بارے کہتی ہے۔

سپرول: سولہویں صدی میں پروٹیسٹنٹ ریفارمیشن کا سب سے بڑا معاملہ یہ تھا کہ، کیسے ایک شخص واجب ٹھہرایا جاتا ہے؟ لوتھر کی تکراری حالت یہ تھی کہ ہم صرف ایمان کے وسیلہ سے واجب ٹھہرائے جاتے ہیں۔جب اُس نے کہا کہ، رومن کیتھولک کلیسیا میں بہت سے دیندار پیشوا بہت پریشان تھے۔

''دیندار رومن کیتھولک راہنما (پیشوا)''

روبنز: عجیب انداز سے، بغیر تنبیہ یا وضاحت سے، سپرول اچانک، واجبیت کے لیے ایمان سے مضوعات کو تبدیل کرتا ہے۔مہربانی سے اُن صفات کو نوٹ

کیجیے جنہیں سپرول استعمال کرتا ہے: واجب ٹھہرائے جانے پر لوتھر کا نقطۂ نظر، جو بائبل کی تعلیم کی حقیقت میں ہے، وہ "تکراری" ہے، لیکن رومن کیتھولک کلیسیا کے راہنما "صالح" ہیں۔ سپرول لوتھر یا اُس کی تعلیم کو "دیندار" کے طور پر بیان نہیں کرتا، نہ ہی وہ رومن کیتھولک کلیسیا کے راہنماوں یا تعلیم کو "تکراری" ہونے کے طور پر بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے "رومن کیتھولک کلیسیا میں دین دار راہنما لوتھر کی اِس تکراری صورتِ حال سے بہت پریشان تھے۔" یہ تاریخ نہیں ہے، یہ روم کے لیے پراپوگنڈہ ہے۔

سپرول: اُنہوں نے (یہ کہ، "رومن کیتھولک کلیسیا میں متقی راہنماوں نے) کہا، کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص محض یسوع پر ایمان رکھتا ہے اور پھر جس طرح مرضی چاہیے زندگی بسر کر سکتا ہے؟ دوسرے الفاظ میں، رومن کیتھولک کلیسیا نے تُندی کے ساتھ ردِ عمل کیا کیونکہ وہ خوفزدہ تھے کہ لوتھر کا نظریہ ایمان رکھنے والے مضمون کے طور پر سمجھا جائے گا جس میں اُس شخص کو صرف ایمان رکھنا تھا اور کبھی راستبازی کے پھلوں کو لانے کے بارے متاسف نہیں ہونا تھا۔

روبنز: سامنا کرنے، یا یہاں تک کہ وضاحت کرنے کی بجائے، صرف اکیلے ایمان کے وسیلہ سے واجبیت کی بائبلی یا اصلاحی تعلیم کو، سپرول "بائبلی" یا "درست" ہونے کے طور پر بیان نہیں کرتا، بلکہ صرف لوتھر کی صورتِ حال" اور "لوتھر کے نظریہ" کے طور پر بیان کرتا ہے، اگر چہ اکیلے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے جانے کا نظریہ کی بتدا لوتھر کے ساتھ ہے، بجائے اکیلے ایمان کے واجب ٹھہرائے جانے کا سامنا کرتے ہوئے جو کہ اخلاقی قانون کے منکر ہے، جیسے پولس رومیوں میں کرتا ہے، "مضمون ایمان" کے وسیلہ اس واجبیت کی تردید کرتا ہے۔ ایسا کرنے سے وہ روم کی قاتلانہ مخالفت کو ریفارمیشن کے لیے قابلِ سمجھ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ کسی بھی ماہرالٰہیات کے لیے ناقابلِ معافی ہے، خاص کر اُس کے لیے جو ایفارمڈ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اکیلے ایمان کے وسیلہ: صرف ایمان رکھنا

بائبل کی حقیقت کے معاملہ، اور اُس کی تردید کے طور پر جو رومن کیتھولک کلیسیا اور آر۔سی سپرول کہتا ہے، کہ ایک گنہگار کو نجات یافتہ بننے کے لیے جو کرنا ہے وہ انجیل پر ایمان رکھنا ہے: "کیونکہ خدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" "خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھیں تو آپ نجات پائیں گے۔" "راستباز ایمان کے وسیلہ زندہ رہیں گے۔" "کیونکہ فضل ہی سے ایمان کے وسیلہ تم نے نجات پائی، اور یہ تمہاری طرف سے نہیں، بلکہ خدا کی بخشش ہے، تاکہ تُم غرور نہ کرو۔" "شریعت کے کاموں کے وسیلہ کوئی جان واجب نہیں ٹھہرائی جائے گی۔" "آدمی شریعت کے اعمال سے جُدا ہو کے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور مزید اس طرح۔ بائبل واضح اور پُر زور طور سے سکھاتی ہے کہ ایک گنہگار اکیلی انجیل پر ایمان لانے کے وسیلہ نجات حاصل کرتا ہے، "شریعت کے کاموں سے جُدا ہو کے" اِسی لیے کافر ہونے کا الزام پہلے مقام پر انجیل کے خلاف کھڑا ہوتا ہے۔ اگر پولس اور دوسرے رسولوں نے ایمان اور فرمانبرداری کی جھوٹی انجیل کو نجات کی راہ کے طور پر سکھایا تھا، تو منکر ہونے کے اس الزام کو کبھی اُن کے خلاف نہیں لایا جانا تھا۔ نہ ہی روم نہ ہی بہت سارے نام نہاد "ریفارمڈ" ماہرِ الٰہیات یہ سمجھتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے کہ نجات اچھے کاموں کا نتیجہ نہیں ہے۔ اچھے کام نجات کا نتیجہ ہیں۔ یہ وہی امتیاز ہے جس نے سولہویں صدی میں رومیوں کو مسیحیوں سے الگ کیا، اور یہی وہ تفریق ہے جو اکیسویں صدی میں رومیوں کو مسیحیوں سے جُدا کرتی ہے۔

سپرول: یہ بہت فیصلہ کن تھا کہ وہ جو پروٹیسٹنٹ ریفارمیشن میں مبتلا تھے اُنہوں نے بڑے دھیان سے اِس کو بیان کیا جو اُن کا ایمان کے وسیلہ بچائے جانے کا مطلب تھا۔ لہٰذا وہ واپس پیچھے گئے اور نئے عہدنامہ میں اپنا مطالعہ کیا۔۔۔۔

روبنز: سپرول کا یہ حساب اِسے اس طرح بناتا ہے کہ اصلاح کار یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کس بارے سوچ رہے تھے:

ریفارمیشن شروع ہونے کے بعد، "رومن کیتھولک کلیسیا کے دیندار راہنماوں" کو تکراری ریفارمز کے لیے مناسب طور پر ردِ عمل کرنا تھا، ریفارمز کو واپس جانا

اور نئے عہدنامے کا مطالعہ کرتا تھا۔یہ تاریخ نہیں ہے،یہ ایک افسانہ ہے۔

سپرول: ۔۔۔خاص طور پر یونانی لفظ پسٹیئن ،جس کا مطلب ایمان رکھنا ہے،اور وہ بائبلی ایمان کے تین مختلف پہلوؤں کو الگ کرنے کے قابل تھے۔پہلی لاطینی اصطلاح نوٹیٹیا ہے :معلومات یا مواد پر ایمان رکھنا۔

لاطینی افسانہ یا یونانی سچائی ؟

روبنز :ہمیں پوچھنے دیجیے کہ کونسا سوال سب سے واضح ہونا چاہیے: کیوں سپرول اچانک یونانی سے لاطینی میں بدل گیا؟ کیسے وہ یونانی لفظ پسٹیئن سے لاطینی لفظ نوٹیٹیا کو حاصل کرتا ہے؟بائبل کو لاطینی میں نہیں لکھا گیا تھا۔پسٹیئن سے کوئی ہم جنس لفظ حاصل کرسکتا ہے،بائبلی الفاظ جیسے کہ پسٹِس اور پسٹیو،لیکن نوٹیٹیا نہیں۔لفظ نوٹیٹیا یونانی نئے عہدنامے میں پایا نہیں جاتا،لیکن ہوسکتا ہے غلط ترجمہ کی وجہ سے یہ لاطینی میں پایا گیا ہو جسے ولگیٹ کہا گیا ہے۔، جو کہ رومن کیتھولک کلیسیا کی سرکاری بائبل ہے۔لیکن سپرول ہمیں بتا چکا ہے کہ"وہ جو ریفارمیشن میں مبتلا تھے""انہوں نے نئے عہدنامہ میں اپنا مطالعہ کیا"ریفارمرز نے لاطینی لاطینی غلط ترجمہ پر انحصار نہیں کیا،انہوں نے یونانی رسم الخط کا مطالعہ کیا۔لاطینی اصطلاحات اور ایمان کے مشاہدات جنہیں سپرول مہیا کرتا ہے انہیں کلام سے اخذ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ کچھ دوسرے ذرائع سے۔

طنز یہ طور پر،سپرول یہاں تک کہ لاطینی کو غلط لیتا ہے۔نوٹیٹیا کا "معلومات یا مواد پر بھروسہ" کرنے کا مطلب نہیں ہے،یہ سمجھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے،ایمان لانے پر نہیں۔سپرول کا بچانے والے ایمان کا حساب کلام سے نہیں لیا گیا،یہ بے ربط ہے،اور یہ اُس کی دونوں یونانی لفظ پسٹیئن اور لاطین اصطلاحات جنہیں وہ استعمال کرنے کے لیے فوقیت دیتا ہے اُس کی غلط فہمی کے ساتھ شروع ہوتے ہیں۔

سپرول: یہ ایک شعوری آگاہی ہے۔آپ کچھ نہ ہونے پر ایمان نہیں رکھ سکتے،یہاں ایمان کے لیے کچھ ہونا ضروری ہے۔آپ کو کسی چیز پر ایمان لانا ہے یا کسی پر بھروسہ کرنا ہے۔

روبنز :غور کیجیے سپرول یہاں فعل"ایمان"اور"بھروسے" کو تبادلہ کے طور پر استعمال کرتا ہے،مترادف کے طور پر۔یہ دونوں بہتر انگریزی اور مستحکم الٰہیات ہے۔اعتماد،یہ کہنے کے لیے ایمان ہے(یہاں اعتماد کے لیے نئے عہدنامے میں صرف ایک لفظ پسٹِس ہے)اور بھروسہ ایک جیسے ہیں،یہ مترادف الفاظ ہیں۔اگر آپ ایمان رکھتے ہیں جو ایک شخص کہتا ہے،تو آپ اُس پر بھروسہ رکھتے ہیں،اگر آپ ایک شخص پر بھروسہ رکھتے ہیں،تو آپ اُس پر ایمان رکھتے ہیں جو وہ کہتا ہے۔اگر آپ اُس پر ایمان رکھتے ہیں،تو آپ اُس پر یقین رکھتے ہیں جو وہ کہتا ہے اور اُس کے الفاظ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔اگر آپ بنک پر بھروسہ رکھتے ہیں،تو آپ اِس کی حفاظت اور بے خطر ہونے کے دعوؤں پر یقین رکھتے ہیں۔سختی سے بات کرتے ہوئے،فعل مستقبل میں بھروسہ یقین کا دعویٰ ہے،جیسے کہ،"وہ میرے لیے اچھا ہوگا"یا"یہ بنک میرے پیسے کو حفاظت سے رکھے گا"۔یہ اہم ہے،کیونکہ سپرول کا بچانے والے ایمان کا غلط مشاہدہ،یہ اُسے تین حصوں میں منقسم کرتا ہے،تیسرا حصہ بھروسہ کرنے والا بنتا ہے،اِس انکار پر انحصار کرتے ہوئے کہ یقین اور بھروسہ ایک چیز ہیں۔لیکن یہاں وہ درست طور پر اِس مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ قابل تبدیل طور پر استعمال کرنے کے لیے ایک جیسے الفاظ ہیں۔

سپرول: جب ہم کہتے ہیں کہ ایک شخص ایمان کے وسیلہ بچایا جاتا ہے،تو کچھ لوگ کہتے ہیں،اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا جس پر آپ یقین رکھتے،جتنا زیادہ آپ مخلص ہوتے ہیں۔یہ وہ نہیں ہے جو بائبل سکھاتی ہے۔اِس سے فرق پڑتا ہے جس پر آپ یقین رکھتے ہیں۔کیا اگر میں یقین رکھتا ہوں کہ ابلیس خدا تھا؟ اِسے مجھے نہیں بچانا تھا۔مجھے درست معلومات پر یقین رکھنا ہے۔

روبنز: یہ بالکل سچ ہے۔ بچانے والا ایمان سچائی پر یقین کرنا ہے، جھوٹ پر نہیں، اور نہ ہی کسی بے ترتیب سچائی پر، بلکہ یسوع مسیح اور اُس کے کام پر بھروسہ رکھنا ہے۔ بچانے والے ایمان کے لیے درست معلومات قطعی ہے۔ انجیل کا پیغام، خوشخبری، ضروری ہے۔ اس خبر، معلومات، تعلیم، عقیدے پر غور کیجیے جو کہ ہمیشہ اور صرف شعوری اور تجویز کردہ ہے۔ اِس کا مطلب سمجھنا ہے۔ اِسے محسوس، تجربہ، یا پیدا نہیں کیا جاتا۔

سپرول: "وہ" کون ہیں جو بچانے والے ایمان کو تقسیم کرتے ہیں، کول کی مانند، جو تین حصوں میں ہے؟ نئے عہدنامے کے مصنفین نے ایسا نہیں کیا۔ سپرول نے ایمان کے بارے اپنی قیاس آرائیوں میں مدد کے لیے بائبل میں سے ایک آیت کا بھی حوالہ نہیں دیا۔ گرجوں کی نشست پر مسیحیوں کو یہ ادراک کرنے کی ضرورت ہے کہ ماہرِ الٰہیات جو یونانی کے لیے لاطینی اصطلاحات کو تبدیل کرتے ہیں اور بچانے والے ایمان کو تین عناصر میں تقسیم کرتے ہیں وہ کلام کو شرح والی نہیں بنا رہے، وہ یہاں کچھ ایسا پڑھ رہے ہیں جو یہاں نہیں ہے۔ شاید اسی لیے وہ ایسی زبان استعمال کرتے ہیں جو کہ یہاں نہیں ہے۔ یہ دھوکہ ہے، شرح نہیں، اور یہ دھوکہ بائبل کے مصنفین کو لاطینی کلیسیا کی زبان میں بات کرنے والے بناتا ہے۔

جیمس کی غلط بیانی ، انجیل کی طاقت سے انکار۔

سپرول: میں مواد کی سچائی کی طرف راغب ہونگا، جیمس کے مطابق، یہاں تک کہ اگر میں یسوع کے کام سے آگاہ ہوں، شعوری طور پر قائل ہوں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے، یہ کہ وہ میرے گناہوں کے لیے صلیب پر مرا، اور یہ کہ وہ مُردوں میں سے زندہ ہوا اس مقام پر میں ایک جن (دیو، بھوت) ہونے کی اہلیت رکھوں گا۔

روبنز: یہاں سپرول کی الٰہیاتی دھوکہ دہی والی آوازاو دھم مچانے والی ہے، کیونکہ جیمس نے ایسی کوئی چیز نہیں کہی۔ غور کیجیے کہ سپرول دراصل جیمس کا حوالہ نہیں دیتا، وہ جیمس کے منہ میں اپنے ذاتی الفاظ کو ڈالتا ہے۔ یہاں درحقیقت وہ ہے جو جیمس کہتا ہے: "آپ یقین رکھتے ہیں کہ یہاں ایک خدا ہے۔ آپ اچھا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ بھوت ایمان رکھتے ہیں، اور کانپتے ہیں!" جیمس کسی بھوت کے یسوع پر ایمان لانے کے بارے کچھ نہیں کہتا کہ وہ میرے گناہوں کی خاطر صلیب پر مرا اور یہ کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ جیمس صرف ایک خدا پر ایمان لانے کا ذکر کرتا ہے۔ وحدانیت پر۔ جیمس کہتا ہے کہ ایک خدا پر ایمان رکھنا ایک سچے قول پر ایمان رکھنا ہے، "تُم اچھا کرتے ہو" لیکن واحدانیت بچانے والا اعتماد نہیں ہے کیونکہ یہ یسوع مسیح اور اُس کے کام بارے نہیں ہے۔

جو یہاں سپرول کی جمیس کے لیے غلط بیانی کے لیے بدترین ہے یہ اُس کی انجیل کی طاقت سے انکاری ہونا ہے۔ ایمان جو سپرول کہتا ہے "جو اُسے بھوت بننے کے قابل بناتا ہے یہ روح القدس ، انجیل کے مطابق ہے: "اب اے بھائیو! میں تمہیں وہی خوشخبری جتائے دیتا ہوں جو پہلے دے چکا ہوں جسے تُم نے قبول بھی کر لیا تھا اور جس پر قائم بھی ہو، اُسی کے وسیلہ تُم کو نجات بھی ملی ہے۔۔۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے تم کو وہی بات پہنچا دی کہ مسیح کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لیے مؤا۔ "اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مقدس کے مطابق جی اُٹھا۔" (1 کرنتھیوں 15:1۔4)۔ پولس کہتا ہے کہ یہ قول" انجیل" ، اور اُن کے وسیلہ، "تُم نجات یافتہ بنے"۔

رومیوں کو اُس نے لکھا: "کیونکہ میں انجیل سے شرماتا نہیں۔ اِس لیے کہ وہ ہر ایک ایمان لانے والے کے واسطے پہلے یہودی پھر یونانی کے واسطے نجات کے لیے خدا کی قدرت ہے۔۔۔ اِس واسطے کہ اس میں خدا کی راستبازی ایمان سے اور ایمان کے لیے ظاہر ہوتی ہے، جیسے لکھا ہے کہ راستباز ایمان سے جیتا رہے گا۔" (رومیوں 1:16۔17)۔ سپرول، پولس کی تردید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہاں قول کسی کو بھی اِس اہل بناتے ہیں جو "بھوت بننے کے لیے" اُن پر یقین رکھتے ہیں۔

سپرول: جن (بھوت) یسوع کو پہچانتے ہیں، اور ابلیس خود مسیح کی سچائی کو جانتا ہے، لیکن وہ بچانے والا ایمان نہیں رکھتا۔

روبز: ذہن میں رکھیے کہ سپرول راضی ہونے پر بات کر رہا ہے، نوٹیشیا پر نہیں۔ سپرول کے مطابق، ابلیس مکمل طور پر آرتھوڈکس تھا، کم از کم نجات کی تعلیم پر: "ابلیس خود مسیح کی سچائی کو جانتا ہے" اور یہ محض "شعوری آگاہی" (نوٹیشیا) نہیں ہے، بلکہ تسلیم کرنا بھی ہے۔ ابلیس خود "مسیح کی سچائی" کو تسلیم کرتا ہے۔ ابلیس خود "جانتا" ہے، "آگاہ ہے" اور "شعوری طور پر قائل" ہے۔ لیکن پھر بھی وہ بچانے والا ایمان نہیں رکھتا۔ لہٰذا سپرول کے مطابق، "مسیح کی سچائی" کو سمجھنا اور یقین کرنا بچا نہیں سکتا۔ نوٹیشیا اور اسینس (تسلیم کرنا) اکٹھے بچانے والے ایمان کو مرتب نہیں کرتے، اور اُن کے پاس بچانے کی طاقت نہیں۔ سپرول کے مطابق، کوئی ایک انجیل پر ایمان رکھ سکتا اور سمجھ سکتا ہے اور پھر بھی جہنم میں جاتا ہے۔ یہ اُسے مکمل طور پر رد کرنا ہے جو بائبل ایمان اور نجات کے بارے سکھاتی ہے۔

بھروسہ اور فرمانبرداری۔

سپرول: بائبلی سمجھ میں بچانے والے ایمان کا قطعی، بنیادی عنصر، شخصی بھروسہ ہے۔

روبز: سپرول یہاں بچانے والے ایمان کے تیسرے عنصر "شخصی بھروسے" کو متعارف کروا رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ، یہ اُن تینوں میں سے سب سے اہم ہے۔ کوئی یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ "بچانے والے ایمان کا قطعی، بنیادی عنصر" انجیل ہے، خوشخبری ہے، لیکن سپرول کہتا ہے کہ یہ نہیں ہے۔ کلام کے مطابق، یہ انجیل ہے جو ہمیں بچاتی ہے۔ انجیل "نجات کے لیے خدا کی قدرت ہے"۔ جیمس، جسے سپرول بے ڈھنگے طور پر غلط طور پر پیش کرتا ہے، وہ جمانے والے کلام کا حوالہ پیش کرتا ہے، جو آپ کی روحوں کو بچانے کے قابل ہے۔ کلام، موثر، طاقتور، اور بچانے والا ہے۔ لیکن سپرول کہتا ہے کہ "بچانے والے ایمان کا قطعی، بنیادی عنصر۔۔۔ شخصی بھروسہ ہے۔" شروع میں اس نے الفاظ "یقین، اور "بھروسہ" کو قابلِ تبدیل طور پر استعمال کیا، مترادف الفاظ کے طور پر۔ اب، وہ کہتا ہے کہ شخصی بھروسہ بچانے والے ایمان کا ایک عنصر ہے اور دونوں سمجھ اور تسلیم کرنے میں اضافہ ہے۔

سپرول: آخری اصطلاح مضبوط ہونا ہے، پابندی میں مضبوط ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس کے وسیلہ میں اپنی زندگی کو یسوع کی آغوش میں رکھتا ہوں۔

روبز: کلام میں کہیں بھی ہمیں اپنی زندگی کو "یسوع کی گود" میں رکھنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے، کوئی بھی، جس میں مَیں بھی شامل ہوں، سپرول خود بھی، یہ جانتا ہے کہ جو اس عجیب بات کا مطلب ہے۔ کلام کا حکم انجیل پر ایمان لانا ہے، اور انجیل خوشخبری ہے، یہ کہ، معلومات، اور قول جو یسوع مسیح کے بارے ہیں: "خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تُو نجات پائے گا۔" الفاظ جو میں نے آپ سے کہے: وہ روح اور زندگی ہیں۔ یہاں یسوع کی آغوش کے بارے بائبل میں کوئی لفظ نہیں ہے۔

سپرول: میں اپنی نجات کے لیے اُس پر اور صرف اُس پر بھروسہ رکھتا ہوں۔

روبز: ایک شخص پر بھروسہ رکھنا، جیسا کہ ہم نے پہلے دیکھیا، اُس پر ایمان رکھنا ہے جو وہ کہتا، اور اُس پر یقین رکھنا جو وہ کہتا ہے اُس پر بھروسہ رکھتے ہوئے۔ دوسرے الفاظ میں یہاں "شخصی بھروسہ" کے طور پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اُس کے الفاظ پر ایمان رکھنے یا سمجھنے سے بڑھ کر ہو یا مختلف ہو۔ یسوع کے دور ایمان نہ رکھنے والے یہودیوں نے "شخصی بھروسے" کی تعلیم کو جھوٹ بنا ڈالا (اُنہوں نے بیسویں صدی کے یہودی فلاسفر مارٹن ببر اور دوسرے بہت سارے

ماہرِ الٰہیات کی پیش بینی کی)، اور یسوع نے اِس کے لیے اُنہیں ملامت کی: ''یہ نہ سمجھو کہ میں باپ سے تمہاری شکایت کرونگا۔ تمہاری شکایت کرنے والا تو ہے یعنی موسیٰ جس پر تُم نے اُمید لگا رکھی ہے۔ کیونکہ اگر تُم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اِس لیے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ لیکن جب تُم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کروگے؟'' یسوع اِن فقرات کو پہلو بہ پہلو اور قابلِ تبدیل طور پر استعمال کرتے ہوئے اِسے واضح کرتا ہے، کہ ''موسیٰ پر ایمان رکھنے'' کا مطلب اُس ''کے نوشتوں'' پر یقین کرنا ہے، اور ''مجھ پر یقین کرنے'' کا مطلب میری ''باتوں'' کا یقین کرنا ہے۔'' اُنہوں نے موسیٰ پر یہودی دعویٰ کو مرتد قرار دیا، اگرچہ اُنہوں نے اُس کے نوشتوں کا یقین نہ کیا۔ اُنھوں نے نبیوں کی تعریف کی، اُن کی قبروں کو سجایا، اور اُن کی تعلیمات کو تسلیم نہ کیا۔ مرتد یہودی، بہت سے ہم عصر ماہرِ الٰہیات کی مانند، اُنہوں نے آدمیوں کو ان تجاویز سے الگ کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے موسیٰ کا یقین کیا، لیکن اُنہوں نے اُس کے نوشتوں کا یقین نہ کیا۔ اُنہوں نے موسیٰ کی تعریف کی اور اُس کے اقوال کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ موسیٰ کے الفاظ کو تسلیم کرنے سے انکاری ہونے سے وہ لعنتی ٹھہرائے گئے۔ بائبلی سمجھ میں، اور عام زبان میں، بھروسہ کرنا یا یقین کرنا مختلف ذہنی اعمال نہیں ہے، اور کوئی بھی یہودی یا لاطینی الٰہیات جو اُنہیں ایسا بنانے کی کوشش کرتی ہے وہ بائبل سے نہیں ہے۔ سپرول کے حساب میں، میری نجات کے لیے مسیح پر اور صرف اُس پر ''بھروسہ'' کرنا ممکن نہیں ہے، کیونکہ ''بچانے والے ایمان کا بنیادی عنصر'' عنصر جو اسے بچانے والا بناتا ہے، یہ مسیح بالکل نہیں ہے۔ اِس کی بجائے، کچھ مبہم اور شاید کچھ غیر مبہم نفسیات دان کہتے ہیں کہ یہ نا تو سمجھنا ہے اور نہ ہی تسلیم کرنا ہے، لیکن یہ اِن دونوں سے مختلف ہے، جو قطعی اور بنیادی ہے۔ اگر یہ نفسیاتی بیان بہت دو ٹو ک ہے، تو ہمیں یہ یقین کرنا ہے کہ ہم نجات یافتہ بننے کے لیے ''بھروسہ'' اور خاطر خواہ بھروسہ'' رکھتے ہیں۔ ہمیں توجہ مرکوز کرنی ہے، مسیح پر نہیں، بلکہ اپنی نفسیاتی حالت پر۔ نجات کو داخلیت میں نگل لیا گیا ہے۔

سپرول: یہ ایک قطعی عنصر ہے، اور اِس میں شعور اور ذہن شامل ہے۔

روبنز: سپرول کی پریشانی بڑھتی جاتی ہے۔ کیا بھروسہ ایمان میں تیسرا فرق عنصر ہے یا نہیں؟ اگر یہ فرق عنصر ہے، یہ دوسرے دونوں کو شامل نہیں کر سکتا۔ مزید، کیا شعور اور ذہن مختلف ہیں؟ اگر ایسا ہے، تو کیسے؟ اِس نقطہ پر، سپرول بچانے والے ویمان میں تین عناصر کی تقسیم کر چکا ہے: نوٹیٹا، اسینسس، اور فیڈوسیا۔ وہ کہتا ہے کہ بھوت اور آدمی دونوں انجیل کو سمجھ سکتے اور تسلیم کر سکتے ہیں اور پھر بھی جہنم جاتے ہیں۔ اب وہ کہتا ہے کہ فیڈوسیا میں ''شعور اور ذہن'' شامل ہے، ۔اور یہی معاملہ ہے، پھر فیڈوسیا ایمان کے مترادف دکھائی دیتا ہے، اصطلاح سپرول بیان کرنے کے لیے فرض کی گئی ہے۔ اگر یہی معاملہ ہے، تو سپرول نے بھروسہ یا بچانے والے ایمان کی تعریف پیش نہیں کی، بلکہ تکرار کی۔ اگر فیڈوسیا میں یہ تینوں عناصر شامل ہیں، فیڈوسیا فائدس ہے، ہم ابھی تک نہیں جانتے کہ ایمان کیا ہے۔

دل کیا ہے؟

سپرول: لیکن یہ (شخصی بھروسہ) اِس دل سے بالاتر چلا جاتا ہے (شعور اور ذہن سے) اور سارا آدمی اِس تجربے میں پکڑا جاتا ہے جسے ہم ایمان کہتے ہیں۔

روبنز: پہلے، بائبل میں یہاں دل اور دماغ (ذہن) میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جب خدا نے انسان کو بنایا، اُس نے صرف دو چیزیں بنائیں: اُس کا بدن اور اُس کا ذہن (دیکھیے پیدائش 2)۔ خدا نے اِس مٹی کے جسم میں زندگی کا دم پھونکا، اور انسان جیتی جان ہوا۔ یہ انسان کا دماغ ہے جو کہ خدا کی شبیہ، سانس ہے۔ دماغ، جان، دل، روح یہ انسان کے مختلف حصے نہیں ہیں، یہ مترادف ہیں۔ مزید، مرضی کوئی فرق استعداد نہیں ہے، جسے ماہرِ الٰہیات اور فلاسفروں نے

الجھاووالا بنایا یہ اندر ہی اندر ذہن، مرضی، وجود کی سرگرمی کی تبدیلی ہے (وہ بالکل یہی چیز یاددہانی کے ساتھ کر چکے ہیں)۔ یہ ساری شخصیت ہے، یہ کہ، دماغ ، جو مرضی کرتا اور یاد رکھتا ہے۔بائبل انیسویں صدی کی نفسیاتی استعداد کو نہیں سکھاتی، یہ سکھاتی ہے کہ انسان ایک اکائی مخلوق ہے۔ یہ دل ہے، خود انسان، جو سوچتا ہے، وجہ بیان کرتا ہے، منصوبے بناتا ہے، مرضی کرتا ہے، یاد رکھتا ہے، برداشت کرتا ہے۔ انسان ایک اکائی مخلوق ہے، نہ کہ بہت سی مختلف استعداد والی ۔دل و دماغ پر آیات کو دیکھیے گارڈن کلارک نے ایسا کیا، اور اُس نے 45 سال قبل اپنی کتاب مذہ، وجہ اور مکاشفہ میں اِس کے نتائج کو شائع کیا۔ ماہرِ الہیات، پاسٹرز، اور سیمنری کے پروفیسرز اُس کے سینکڑوں آیات کے مشاہدے کو نظر انداز کر چکے ہیں ۔سپرول کا بچانے والے ایمان کا حساب غلط ہے کیونکہ وہ اِسے بائبل سے اخذ نہیں کرتا نہ ہی اِسکی بنیاد بائبل پر ہے ۔

دوسرے، بچانے والا ایمان کوئی ''تجربہ'' نہیں ہے، جسے مسیحی حاصل کریں ۔کلام سپرول کے کسی تجربے کو نہیں جانتا۔ کلام کے مطابق، بچانے والا ایمان، انجیل کو سمجھنا اور قبول کرنا ہے ۔یہ سمجھے جانے والے اقوال ہیں ۔جیسے کہ ''یسوع اپنے لوگوں کے گناہوں کے لیے صلیب پر مرا''۔ اور راور متفق ہونا کہ یہ اقوال سچے ہیں ۔فطرتی انسان انجیل پر یقین نہیں کر سکتا، کچھ فطرتی انسان یہاں تک کہ اِسے سمجھ نہیں سکتے ۔

صرف خدا لوگوں کو یقین کرنے کی نعمت بخشتا ہے، اور ایسا ایمان مکمل طور پر ذہن کا کام ہے ۔ذہن، یہ ساری شخصیت ہے، سمجھتا ہے، اور دماح، ساری شخصیت، متفق ہوتا ہے ۔اِسی لیے کلام کلام کی طرف ''سچائی کے علم تک پہنچنے'' کے طور پر حوالہ دیتا ہے، اور اور سوچنے، منادی کرے، اور کلام کو سمجھنے پر زور دیتا ہے ۔ یہاں کلام میں نجات یافتہ بننے کے معاملے میں کسی تجربے میں ہونے کا کوئی حکم نہیں ہے ۔یہاں کلام میں خدا کے کلام کو سمجھنے اور ایمان رکھنے میں بہت سے احکامات ہیں ۔بچانے والا ایمان، اُس کے برعکس جو بہت سے ماہرِ الہیات کہتے ہیں، سادہ اور بچے کی مانند ایمان ہے ۔یہ سادہ طرح خوشخبری کو سمجھنے اور اِسے سچائی کے طور پر قبول کرنا ہے ۔

ریفارمڈ اعتراف میں ''ایمان''

سپرول (پی سی اے اور او پی سی میں تمام ایلڈرز کی مانند) متبرک طور پر قسم کھاتا ہے کہ وہ ویسٹ منسٹر کنفیشن آف فیتھ پر یقین رکھتا ہے ۔لیکن ویسٹ منسٹر کنفیشن بچانے والے ایمان کو اُس طرح بیان نہیں کرتا جیسے سپرول اِسے کرتا ہے ۔در حقیقت، ریفارمڈ کنفیشن اِسے نوٹیٹا ، اسینسس اور فیڈوسیا کے طور پر بیان نہیں کرتا۔ یہ لاطینی تقسیم نہ ہی اعتراف والی ہے اور نہ ہی بائبلی ہے ۔کلام کی گونج، ویسٹ منسٹر کنفیشن ایمان کو ''یقین کرنے کا عمل'' کہتے ہیں ۔

اُس کی کتاب ''بچانے والا ایمان کیا ہے'' ؟ میں ڈاکٹر گارڈن کلارک، بڑے غور سے آیات کی پرکھ کرتے ہیں جس میں روح القدس لفظ پسٹس اور اِس کی ہم اصل کو استعمال کرتا ہے ۔کوئی اور جدید ریفارمڈ ماہرِ الہیات اِسے اِس طرح سر انجام دیتے دکھائی نہیں دیتا، اور بہت سے ماہرِ الہیات اور پاسٹر اِسے طوطے کی مانند جاری رکھتے ہیں جو اُنہوں نے سیمنری میں ایمان کے بارے سُنا ہوتا ہے، بجائے اِس کے کہ وہ بائبل کا مطالعہ کریں ۔

ایمان کیا ہے؟ میں سوال کے جواب میں، ڈاکٹر سپرول کلام کی ایک آیت کا بھی حوالہ دینے سے قاصر ہیں، اور جب وہ جیمس کی طرف اشارہ کرتا ہے، وہ مکمل طور پر اُسے غلط طور پر پیش کرتا ہے ۔کلام کے مطابق، ایمان اور یقین ایک جیسے ہیں (پسٹس)، اور بچانے والا ایمان انجیل کی سچائی کو تسلیم کرنا ہے، اِس سے نہ کچھ زیادہ اور نہ کچھ کم ۔